روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 3 مئی 2013ء 22 جمادی الثانی 1434 ہجری 3 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 100

حقیقی طبیب

حضرت ابو رمثہؓ بیان کرتے ہیں کہ : آنحضرت ﷺ کی پشت پر گوشت کا بھرا ہوا ایک ٹکڑا تھا میرے والد نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ مجھے دکھائیں میں اس کا علاج کروں گا۔ میں طبیب ہوں اور اس بارہ میں مجھ سے کوئی معلومات نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ ایک دوست اور ساتھی ہیں اس کا حقیقی معالج وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الرجل باب الخضاب حدیث نمبر 3674 و شرح عون المعبود زیر حدیث ھذا)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک مخلص کی بدخوابی کے تذکرہ پر فرمایا: ’’دیکھو قرآن شریف سورہ مزمل میں صاف تاکید ہے کہ انسان کو کچھ حصہ رات آرام بھی کرنا چاہئے۔ اس سے دن بھر کی کوفت اور تکان دور ہو کر قویٰ کو اپنا حرج شدہ مادہ بہم پہنچانے کا وقفہ مل جاتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یعنی سنت بھی اسی کے مطابق ثابت ہے چنانچہ فرماتے ہیں اُصَلِّی وَاَنُوْمُ

اصل میں انسان کی مثال ایک گھوڑے کی سی ہے۔ اگر ہم ایک گھوڑے سے ایک دن اس کی طاقت سے زیادہ کام لیں اور اُسے آرام کرنے کا وقفہ ہی نہ دیں تو بہت قریب ایسا وقت ہوگا کہ ہم اس کے وجود کو ہی ضائع کر کے تھوڑے فائدہ سے بھی محروم ہو جائیں گے نفس کو گھوڑے سے مناسبت بھی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 106-105)

’’عورتوں کے بعض امراض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اُن کے علاج کے لئے کھلی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے بعض رؤسا میں جو اشد درجہ کا پردہ رائج ہے مَیں اس کے خلاف ہوں۔ بعض عورتوں کو بعض وقت کھلی ہوا میں پھرانا چاہئے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 165-164)

’’طبیب جیسے ایک مریض کو جلاب دیتا ہے اور اس کو ہلکے ہلکے دست آتے ہیں۔ وہ مرض کو ضائع نہیں کرتے۔ جب تک جگری دَست نہ آویں۔ جو اپنے ساتھ تمام موادِ ردّیہ اور فاسدہ کو لے کر نکلتے ہیں اور ہر قسم کی عفونتیں اور زہریں جنہوں نے مریض کو اندر ہی اندر مضمحل اور مضطرب کر رکھا تھا اُن کے ساتھ نکل جاتی ہیں۔ تب اُس کو شفا ہوتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 273)

’’اگر صرع کے مریض کو کونین، کچلہ، فولاد دیں اور اندر دماغ میں رسولی نہ ہو تو وہ اچھا ہو جاتا ہے۔ بھلا جن کو مرگی سے کیا تعلق۔‘‘

’’مثلاً اکمہ کا لفظ ہے۔ جس کے معنی شب کور کے ہیں اور اب معنی یہ کر لئے جاتے ہیں کہ مادرزاد اندھوں کو شفا دیا کرتے تھے۔ حالانکہ اکمہ وہ مرض ہے کہ جس کا علاج بکرے کی کلیجی کھانا بھی ہے اور اس سے بھی یہ اچھے ہو جاتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 101)

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ ’’اس کے لئے جونک کا لگوانا اور زیادہ مقدار میں مگنیشیا کا جلاب دے کر پھر کیوڑہ اور نربسی وغیرہ مصفی خون ادویہ کا استعمال کرنا بہت مفید اور مجرب ہے کیونکہ اس میں خونی وسوداوی مواد ہوتے ہیں۔ یہ ان دونوں کا علاج ہے۔‘‘

نماز مغرب ادا فرما کر حضرت اقدس تشریف لے جانے لگے تو مفتی محمد صادق صاحب نے سردرد اور متلی وغیرہ کی شکایت کی۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ’’آج شب کو کھانا نہ کھانا اور کل روزہ نہ رکھنا۔ سکنجبین پی کر اس سے قے کر دو۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 575)

جناب نواب صاحب کے لڑکے کے گلے میں ایک ہڈی کا ٹکڑا پھنس گیا تھا۔ مولوی صاحب اس کے علاج کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب نواب صاحب کے ساتھ واپس آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ ہڈی پھنس گئی تھی اور شکر ہے کہ نکل گئی۔ فرمایا۔ ’’مچھلی کی ہڈی کا علاج تو سہل ہے کہ دہی سرکہ ملا کر پلایا جاوے تو فوراً نکل جاتی ہے۔‘‘

اور فرمایا کہ: ’’خدا کا فضل قدم قدم پر انسان کو مطلوب ہے اگر اس کا فضل نہ ہو تو یہ جی نہیں سکتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 316)

بعض وقت مثانہ سے جو کنکر وغیرہ تکلیف دے کر نکلتے ہیں اُن کی نسبت فرمایا کہ ’’نربسی 3 رتی اور وائنم اپی کاک کا استعمال اس کے واسطے بہت مفید ہے اور چاول وغیرہ لیسدار اشیاء کا استعمال نہ کرنا چاہئے یہی لیس منجمد ہو کر کنکر بن جاتی ہے۔‘‘

پھر فرمایا کہ ’’میرے والد صاحب کو بھی یہ مرض رہی ہے وہ مصبر کی گولیاں استعمال کیا کرتے تھے۔ بہت مفید ہیں۔ اس میں مصبر، سہاگہ، بذرالبنج، فلفل، دارفلفل وغیرہ ادویہ ہوتی ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 60)

’’کل جو خواب مولوی محمد احسن صاحب کے دوا بتلانے کی نسبت بیان کیا تھا۔ مَیں نے اُسی کے مطابق رات کو جائفل اور سونٹھ منہ میں رکھا۔ اب کھانسی کا اس سے بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 55)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2013ء کا دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 10 تا 16 مئی 2013ء منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریانِ تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ تعلیم القرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احبابِ جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو افراد ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

☆ دورانِ ہفتہ فضائلِ قرآن کے بارے میں درس دیے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ مئی 2013ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی تلاوت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے کئے جانے والے مقدمہ حفظ امن کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود 13 فروری 1899ء کو بٹالہ اور پٹھانکوٹ تشریف لے گئے۔ اس سفر میں ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہے کہ:

''اتفاق ایسا ہوا کہ جس مقام پر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کا خیمہ لگا ہوا تھا اس کے نزدیک ہی ایک مکان میں حضرت مسیح موعود جا کر قیام پذیر ہوئے۔ راجہ غلام حیدر خاں صاحب جو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے دوران میں مسٹر ڈگلس کے مسل خواں تھے ان دنوں وہ پٹھانکوٹ میں تحصیلدار تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کے قیام کے اہتمام میں خاص حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود کی جائے سکونت اور ڈپٹی کمشنر کے خیمہ کے درمیان میں ایک میدان تھا جہاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے احباب نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ مغرب کا وقت تھا مغرب کی نماز کے لئے حضرت مسیح موعود میدان میں تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حسب معمول امام بنے۔ انہوں نے نماز میں جو قرآن پڑھنا شروع کیا تو ان کی بلند مگر خوش الحان اور اثر میں ڈوبی ہوئی آواز مسٹر ڈوئی کے کان میں پڑی وہ اپنے خیمہ کے آگے کھڑے ہوئے اور ایک انہماک کے عالم میں کھڑے قرآن سنتے رہے جب نماز ختم ہوئی تو راجہ غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار پٹھانکوٹ کو بلا کر پوچھا کہ آپ کی ان لوگوں سے واقفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کہ **میں نے ان لوگوں کو نماز میں قرآن پڑھتے سنا ہے میں اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ حد سے باہر ہے۔** اس قسم کا ترنم اور اثر میں نے کسی کلام میں نہیں سنا اور نہ کبھی محسوس کیا۔ کیا پھر بھی یہ نماز پڑھیں گے اور مجھے نزدیک سے سننے کا موقع دیں گے؟ راجہ غلام حیدر خان صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے پاس بیٹھ کر قرآن سنیں۔ چنانچہ اب کی دفعہ نماز کے وقت ایک کرسی قریب بچھا دی گئی اور صاحب بہادر آ کر اس پر بیٹھ گئے۔ نماز شروع ہوئی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور صاحب بہادر مسحور ہو کر جھومتے رہے''۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 ص 47)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اکتوبر 1898ء میں ایک رسالہ انگریزی میں شائع کیا اور گورنمنٹ انگریزی سے مراعات حاصل کرنے کے لئے امام مہدی کی پیشگوئی کا صریحاً انکار کیا اور حضرت مسیح موعود کو حکومت کا باغی قرار دیا۔

انگریزی حکومت نے رسالہ کی اشاعت پر انہیں چار مربعوں سے نوازا اور ان کی مخبریوں پر حضرت مسیح موعود کے خلاف اس کی مشینری فوری حرکت میں آ گئی۔ چنانچہ انگریز کپتان پولیس اور انسپکٹر پولیس (رانا جلال الدین صاحب) سپاہیوں کا ایک دستہ لے کر اکتوبر کے آخر میں بوقت شام قادیان پہنچ گئے اور سپاہیوں نے حضرت اقدس کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ کپتان اور انسپکٹر پولیس بیت الذکر کے کوٹھے پر چڑھ گئے۔ حضور اطلاع ملنے پر باہر تشریف لائے تو کپتان پولیس نے کہا ہم آپ کی خانہ تلاشی کرنے آئے ہیں۔ ہم کو خبر ملی ہے کہ آپ امیر عبدالرحمٰن خاں والی افغانستان سے خفیہ ساز باز رکھتے اور خط و کتابت کرتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ بالکل غلط ہے ہم تو گورنمنٹ انگریزی کے عدل و انصاف اور امن اور مذہبی آزادی کے سچے دل سے معترف ہیں اور ہم دین کو بزور شمشیر پھیلانے کو ایک بہتان عظیم سمجھتے ہیں لیکن اگر آپ کو شک ہے تو آپ بیشک ہماری تلاشی لے لیں البتہ ہم اس وقت نماز پڑھنے لگے ہیں اگر آپ اتنا توقف کریں تو بہت مہربانی ہوگی''۔

کپتان پولیس نے کہا کہ آپ نماز پڑھ لیں پھر تلاشی ہو جائے گی۔ چنانچہ سب سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے (جو ان کی آمد پر کوٹھے پر ہی موجود تھے) خود ہی نداء دی اور نماز مغرب پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھا۔ حضرت مولانا کی جادو بھری آواز سن کر کوئی بڑے سے بڑا دشمن مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مگر **اس دن تو نداء اور قراءت دونوں میں وہ بجلیاں بھری ہوئی تھیں کہ انگریز کپتان خدا کا پُرشوکت کلام سن کر محو حیرت ہو گیا اور اس کی تمام غلط فہمیاں خود بخود دور ہو گئیں۔** وہ تلاشی وغیرہ کا خیال ترک کر کے نماز ختم ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت اقدس سے کہنے لگا کہ ''مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ ایک راستباز اور خدا پرست انسان ہیں اور جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ آپ لوگ جھوٹ بول نہیں سکتے۔ یہ دشمنوں کا آپ کے متعلق غلط پروپیگنڈا تھا۔ پس خانہ تلاشی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں رخصت ہوتا ہوں'' اور یہ عرض کر کے وہ قادیان سے چل دیا اور گورنمنٹ کو رپورٹ بھجوا دی کہ مرزا صاحب کے خلاف پراپیگنڈا سرتا پا غلط ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 39,37)

مکرم شاہد بٹ صاحب صدر جماعت و مربی سلسلہ البانیہ

جماعت احمدیہ البانیہ کا پانچواں جلسہ سالانہ 2012ء

جماعت احمدیہ البانیہ کو مورخہ 8/ اکتوبر 2012ء کو جماعتی روایات کے مطابق اپنا پانچواں جلسہ سالانہ دارالحکومت ترانا (Tarana) میں واقع بیت الذکر بیت الاوّل میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی خصوصی طور پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِرشاد کے مطابق قرآنِ کریم کے متعلق ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں قرآنِ کریم کی خوبصورت اور مکمل تعلیم کو ایک صد سے زائد دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں دیوار پر چسپاں کیا گیا تھا، جو دورانِ جلسہ حاضرین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود کی آمد کے متعلق پیشگوئیوں کو بھی دلکش پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا۔ نیز البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم بھی اِس نمائش میں پیش کئے گئے تھے۔ اِمسال جلسہ سالانہ البانیہ میں بعض دیگر یورپین ممالک مثلاً کوسووو، مونٹی نیگرو اور جرمنی سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 205 افراد پر مشتمل تھی جس میں ہمسایہ ملک Kosovo سے 66 افراد شامل تھے۔ اِمسال جلسہ میں شامل زیرِ دعوت افراد کی تعداد 77 تھی جبکہ 74 خواتین نے بھی شرکت کی۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام احمدیہ مشن ہاؤس دارالفلاح اور بیت الذکر بیت الاول وغیرہ میں کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ اور رہائش گاہوں کی تیاری جلسہ سے دو ہفتہ قبل سے ہی وقار عمل کے ذریعہ شروع ہو گئی۔ مہمان لجنہ کی رہائش اور تواضع کے سلسلہ میں مقامی لجنہ کو نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ مورخہ 7/ اکتوبر کو رات تقریباً 8 بجے کوسووو سے تشریف لانے والے مہمانوں پر مشتمل بس مشن ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوئی تو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے بنفسِ نفیس مہمانوں کا استقبال کیا۔

اِمسال یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ پہلی مرتبہ جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانانِ حضرت مسیح موعود کی ضیافت کے لیے لنگر خانہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ Kosovo سے تشریف لائی ہوئی ایک ٹیم نے مقامی خدام کے ساتھ مل کر جلسہ کے روز اور اُس سے ایک روز قبل کھانا تیار کیا۔ یہ تجربہ نہایت ہی کامیاب رہا اور سب نے ہی اِسے سراہا۔

جلسہ کا آغاز صبح نمازِ فجر سے ہوا۔ جس کے بعد محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے حاضرین کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں تقریباً پونے دس بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ تقریباً دس بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی زیرِ صدارت ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ کوسووو نے ''ہستی باری تعالیٰ قبولیت دعا کے آئینہ میں'' کے عنوان پر کی۔

دوسری تقریر محترم جاوید اقبال صاحب ناصر مربی سلسلہ البانیہ نے ''سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عفو اور درگزر کے آئینہ میں'' کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے ''خلافت احمدیہ'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم بیار رامائے (Buyar Ramay) صاحب نے ''حب الوطنی'' کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر نماز ظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لئے وقفہ ہوا۔

وقفہ کے بعد مکرم البان زچیرائے (Mr. Alban Zechiray) معلم سلسلہ کوسووو نے ''سیرت سیدنا حضرت عمر فاروقؓ'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم اڑتان شلاکو (Artan Shllaku) صاحب نے تقریر کی۔ موصوف کی تقریر کا عنوان تھا: ''رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق''۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے مغربی ممالک کی مادّی ترقیات اور اس کے منفی اثرات کا ذکر کیا۔

بعد ازاں امیر صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور پُرسوز دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 29 مارچ 2013ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم راشد احمد دھیڑوی صاحب

تحریک وقف جدید الٰہی تحریک ہے

مالی قربانیوں کی اہمیت وعظمت اوراس کے شیریں ثمرات

خداتعالیٰ فرماتا ہے:۔

اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اوران کے مالوں کو(اس وعدہ کے ساتھ)خریدلیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ (التوبہ:111)

جیسا کہ اس آیت میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو جانی اور مالی دوقسم کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنی پڑتی ہیں۔

جماعت احمدیہ مسلسل اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دونوں قسم کی قربانیاں پیش کرتی چلی آرہی ہے اور خصوصیت سے حضرت مسیح موعوداورآپ کے خلفاء نے اپنے ماننے والوں سے اموال کی قربانی طلب کی ہے۔حضرت مسیح موعود اس کے متعلق بیان فرماتے ہیں:۔

یہ خداتعالیٰ کی سنت ہے کہ ہرایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے ہمارے نبی ﷺ نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے۔جن میں حضرت ابوبکررضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کررہے۔سومردانہ ہمت سے امداد کے لئے بلاتوقف قدم اٹھانا چاہئے۔...... جوہمیں مدددیتے ہیں آخروہ خدا کی مدددیکھیں گے۔

(مجموعہ اشتہارات جلدسوم ص156)

پھرآپ فرماتے ہیں:۔

میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اورایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔اس معرفت کی آپ کواورآپ کی ذریت کونہایت ضرورت ہے۔سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدددیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کووسعت و طاقت ومقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اوراللہ اوررسول سے اپنے اموال کومقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خداتعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد3 ص516)

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد کو پورا کرنے اور حضور کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی خاطر حضرت مصلح موعود نے 1957ء میں وقف جدید کی بابرکت تحریک کا اجراء فرمایا اور اسے ایک مہا جال قرار دیتے ہوئے اس کے بنیادی مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

میں جماعت کے دوستوں کوایک بار پھراس وقت (یعنی وقف جدید) کی طرف توجہ دلاتا ہوں، ہماری جماعت کو یادرکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کواس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد واصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اورکوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد واصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہوگیااوروہ دورہ کرتا ہواہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہرگھراور ہرجھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب میری اس نئی سکیم (یعنی وقف جدید) پرعمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہرجگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جواس علاقہ کے لوگوں کے اندررہیں اورایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔وہ انہیں پڑھائیں بھی اوررشد واصلاح کا کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگرمہاجال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آجاتی ہیں۔ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں۔ان کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہی ہمارے ہاتھ آتی رہی ہے۔لیکن اب مہاجال ڈالنے کی ضرورت ہے اوراس کے ذریعے گاؤں گاؤں اورقریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔

(الفضل 11 جنوری 1958ء ص2)

اس تحریک کی کامیابی کے لئے حضرت مصلح موعود کے دل میں جو جوش اور ولولہ تھا اس کا اندازہ حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد سے بخوبی ہوتا ہے۔حضور فرماتے ہیں:۔

یہ کام خداتعالیٰ کا ہے اورضرور پورا ہوکر رہے گا۔میرے دل میں چونکہ خداتعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کوتب بھی پورا کروں گا۔اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔خداتعالیٰ ان لوگوں کوالگ کردے گا جومیرا ساتھ نہیں دے رہے اورمیری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔

(پیغام حضرت مصلح موعود 5 جنوری 1958ء)

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

نیز حضور نے فرمایا:

’’جب روپیہ زیادہ زیادہ آنا شروع ہوگیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آگئے اورانہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 10 جنوری 1958ء۔الفضل 16 جنوری 1958ء)

پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں معلمین سخت حالات میں رشد واصلاح وتعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں تو وہاں وقف جدید کو خدمت خلق کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ حتی المقدور کام کی توفیق دے رہا ہے۔ اس میں ربوہ کی فضل عمر فری ہومیوڈسپنسری سے سینکڑوں مریض روزانہ استفادہ کرتے ہیں۔ہومیوپیتھی کے لحاظ سے ہی وقف جدید کے تمام معلمین اپنے سنٹرز میں فری ہومیوڈسپنسری کا قیام عمل میں لاتے ہیں نیز تھر کے علاقہ میں 2 بڑی ہومیوڈسپنسریوں کے علاوہ مٹھی میں المہدی ہسپتال اورنگر پارکر میں طاہر ہسپتال دکھی انسانیت کی ہمہ وقت خدمت کررہے ہیں۔ان ہسپتالوں میں میڈیکل کی ہرقسم کی سہولت میسر ہے۔ ان علاقوں میں جولوگ اپنے وسائل اورغربت کی وجہ سے ہسپتالوں تک نہیں پہنچ پاتے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی طرف سے تسلسل سے ان علاقوں میں پہنچ کرفری میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جاتا ہے علاوہ ازیں تھر میں غریب بچوں کی تعلیمی ضروریات کے لحاظ سے پرائمری لیول کے سکولز اور پھرہائی کلاسز میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع مہیا کرنے کے لئے مختلف مقامات میں ہوسٹلز بھی بنائے گئے ہیں۔ رشد واصلاح، تعلیم وتربیت، دعوت الی اللہ اور خدمت خلق کے اخراجات مخلصین جماعت کی قربانیوں سے پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔لیکن اس کے ساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خدمت کا میدان وسیع سے وسیع ہوتا چلا جارہا ہے اوراب تو یہ تحریک حضرت مصلح موعود کی خواہش کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ذریعہ 1985ء سے ساری دنیا میں پھیل چکی ہے اورآج ساری دنیا میں اس تحریک کے اثرات ہم دیکھ رہے ہیں اورہمارے پیارے امام اسی لحاظ سے ہم سے قربانی کی بھی توقع رکھتے ہیں۔ چنانچہ 12 جنوری 2007ء کوحضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت تحریک کی ضروریات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہرسال وقف جدید میں بھی باقی چندوں کی طرح اضافہ ہورہا ہے۔ جوں جوں اللہ تعالیٰ کام میں وسعت دے رہا ہے، جتنا جتنا کام پھیل رہا ہے،اخراجات بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ وسائل بھی مہیا فرمارہا ہے۔لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جماعت کے بڑی تیزی سے ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں اوراس لحاظ سے ضروریات بھی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔

پھر فرمایا:

جس طرح حضرت مصلح موعود نے اس وقت (وقف جدید کے آغاز میں) محسوس کیا تھا کہ تربیت کی بہت ضرورت ہے،آجکل بھی کافی تعداد کے لئے اور جونومبائعین آرہے ہیں ان کے لئے جس وسیع پیمانے پرہمیں منصوبہ بندی کرنی چاہئے وہ ہم نہیں کرسکتے۔اس میں بہت سی وجوہات ہیں اورایک بڑی وجہ مالی وسائل کی کمی بھی ہے۔گوکہ ہم جتنا کام پھیلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کام پورا کرتا ہے۔لیکن جب وہاں تک پہنچتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ اس سے زیادہ بھی کرسکتے تھے۔اگر ہرجگہ معلم بٹھائیں اور بہت سارے افریقن ممالک ہیں، ہندوستان کی بعض جماعتیں ہیں جہاں بجلی کا انتظام نہیں ہے وہاں بجلی کا انتظام کرکے ایم ٹی اے مہیا کریں۔ جوایک تربیت کا بہت بڑا ذریعہ ہے اوراسی طرح کی اورمنصوبہ بندی کریں تواس کے لئے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے۔

(الفضل 6 مارچ 2007ء)

حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہوکر گویا ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ اب جس قسم کی قربانی ہم سے طلب کی جائے گی وہ ہم خداتعالیٰ کے حضور پیش کریں گے تو خلیفہ وقت اس تحریک کے حوالہ سے ضروریات ہمارے سامنے رکھتے ہوئے ہم سے مالی قربانی کا تقاضا کررہے ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی انتہائی توفیق اوراستطاعت کے مطابق قربانی اللہ تعالیٰ کی خاطر خلیفہ وقت کے قدموں میں پیش کریں اور اس طرز پر قربانیاں کریں جیسا کہ بزرگان دین نے پیش کیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2006ء میں آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کی قربانیوں کے متعلق بیان فرماتے ہیں:

پس یہ مالی قربانیاں کوئی معمولی چیز نہیں ہیں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ ایمان مضبوط کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہونے کے لئے انتہائی ضروری چیز ہے۔ صحابہ کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پھل لگائے جس کا روایات میں کثرت سے ذکر آتا ہے۔ شروع میں یہی صحابہ جو تھے بڑے غریب اور کمزور تھے، مزدوریاں کیا کرتے تھے۔ لیکن جب بھی آنحضرت ﷺ کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی مالی تحریک ہوتی تھی تو مزدوریاں کر کے اس میں چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ حسب توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کیا کرتے تھے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کا قرب پانے والے بنیں، ان برکات سے فیضیاب ہونے والے ہوں جو مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر کی ہیں، جن کے وعدے کئے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابومسعود انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا وہاں مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مد اناج وغیرہ ملتا تو اس میں سے صدقہ کرتا۔ تھوڑی سی بھی کوئی چیز ملتی تو صدقہ کرتا اور اب ان کا یہ حال ہے انہی لوگوں کا جو سب مزدوری کرتے تھے کہ ان میں سے بعض کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے کی بات ہے قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے ایک روایت کی ہے کہ وزیرآباد کے شیخ خاندان کا ایک نوجوان فوت ہوگیا۔ اس کے والد نے اس کے کفن دفن کے لئے 200 روپے رکھے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے لنگر خانے کے اخراجات کے لئے تحریک فرمائی۔ ان کو بھی خط گیا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کو رقم بھجوانے کے بعد لکھا کہ میرا نوجوان لڑکا طاعون سے فوت ہوا ہے میں نے اس کی تجہیز و تدفین کے واسطے مبلغ 200 روپے تجویز کئے تھے جو ارسال خدمت کرتا ہوں اور لڑکے کو اس کے لباس میں دفن کرتا ہوں۔

(ظہور احمد موعود ص 71,70 مطبوعہ 30 جنوری 1955ء۔ قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی قاضی خیل)

یہ ہے وہ اخلاص جو حضرت مسیح موعود کے مریدوں نے دکھایا۔ وہ ہر وقت اس سوچ میں رہتے تھے۔ اس انتظار میں رہتے تھے کہ کب کوئی مالی تحریک ہو اور ہم قربانیاں دیں۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہ نظارے نظر آتے ہیں۔ اس زمانے میں مادیت پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی کا تو براہ راست اثر آپ کے (-) پر پڑتا تھا۔ آج زمانہ اتنا دور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود سے وعدے کئے ہیں۔ اس کے نظارے ہمیں دکھا رہا ہے۔ کئی احمدی نوجوان ایسے ہیں جو اپنی خواہشات کو مارتے ہوئے اپنی جمع پونجی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔

گزشتہ سال کی بات ہے پاکستان کی جماعتوں کے لئے جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا سال کے آخر میں اس کا پورا ہونے کا وقت آیا تو اس بارے میں مجھے صدر لجنہ لاہور نے ایک رپورٹ دی۔ انہوں نے بھی اپنی لجنہ کو تحریک کی تو اس وقت ایک بچی نے اپنی جہیز کی رقم میں سے بہت بڑی رقم ادا کر دی اور پرواہ نہیں کی کہ جہیز اچھا بنتا ہے کہ نہیں بنتا یا بنتا بھی ہے کہ نہیں"۔

اسی خطبہ میں حضور نے لجنہ کی قربانیوں اور ان کی ذمہ داریوں کے متعلق بیان فرمایا:

اس زمانے میں بھی، حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی ایسی عورتیں ہیں جو بے دریغ خرچ کرتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے بھی کئی مثالیں دی ہیں۔ خلافت ثالثہ میں بھی کئی مثالیں ہیں۔ خلافت رابعہ میں بھی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ اب بھی کئی عورتیں ہیں جو قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں، اپنے زیور اتار کر دے دیتی ہیں۔ تو جب تک عورتوں میں مالی قربانی کا احساس برقرار رہے گا اس وقت تک انشاء اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والی نسلیں بھی جماعت احمدیہ میں پیدا ہوتی رہیں گی۔

(الفضل 28 مارچ 2006ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ ...... اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 307)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود اور خلفائے کرام کے ارشادات کے مطابق اپنی قربانیاں خدا تعالیٰ کے رستے میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب مربی سلسلہ یوگنڈا

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والی ضلع سانگھڑ کی تین شخصیات

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو عظیم الشان روحانی اور ظاہری انعامات سے ہر دور میں سرفراز کیا ہے اور ان برکات کا شمار تحریرات میں لانا ناممکن ہے۔ شجر احمدیت کا جوں جوں سایہ رحمت وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے اپنے ثمرات کی گواہیاں جگہ جگہ ثبت کر رہا ہے اور یہ نشانیاں مالی قربانی، وقت کی قربانی، اولاد و عزیز و اقارب کی قربانی، عزت و جاہ کی قربانی، خواہشات کی قربانی اور خلافت کی خاطر فدائیت کی قربانی پر مشتمل ہیں اور یہ قربانیاں روز کا معمول بن چکی ہیں۔ گویا ہر یوم احمدیت کی صداقت کا اعلان کر رہا ہے اور یہ کاروان عشق و وفا کے قدم پھلانگتے ہوئے اپنی منزل کو رواں دواں ہے۔

خاکسار کو عرصہ سات سال تک (1997ء تا 2003ء) ضلع سانگھڑ میں مربی ضلع خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ آج خاکسار مشرقی افریقہ یوگنڈا میں خدمات بجالا رہا ہے۔ محض جماعت کی برکت اور اس نظام کے طفیل ہم مولیٰ کریم کے فضل سے وحدت و یگانگت میں موتیوں کی لڑی کی طرح حبل اللہ کے ساتھ منسلک ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات اور الفضل کے جریدے کی برکت سے ہم حالات سے واقف رہتے ہیں۔ جب مکرم رانا محمد سلیم صاحب اور مکرم سمیع اللہ صاحب کے راہ مولیٰ میں قربان کئے جانے کے متعلق سنا اور اس سے قبل مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمان صاحب کی قربانی کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ میں ذکر سنا تو اس روحانی تعلق کی وجہ سے جو دعائیں کرنی تھیں وہ کیں لیکن تسکین دل کے لئے ان بھائیوں کا ذکر خیر نمایاں خصوصیات کی وجہ سے کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا انتخاب واقعی پُرحکمت ہوتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمان صاحب

نہایت نفیس پُروقار شخصیت کے مالک، عاجزی اور انکساری نمایاں اور خدمات دین میں بھرپور کوشش کرنے والے، اپنے والد صاحب کی ہمیشہ خدمت پر معمور اور پوشیدہ طور پر غرباء کی خدمت کرنے والے تھے۔ گفتگو نہایت سلیقے سے کرتے۔ اگر کوئی ان سے ناراض ہوتا تو تحمل سے اس کی سنتے، کبھی درشتگی نہ کی۔ شب بیداری کرنے والے وجود تھے۔ لیکن اکثر ان کی خوبیوں سے ہر کوئی واقف نہ تھا۔

مکرم محمد سلیم رانا صاحب

عجیب نفیس و پُروقار شخصیت، عاجزی و انکساری سے پُر، جماعتی علم سے بھرپور واقف اور خدمت دین کے لئے انتہائی جوش جذبہ رکھنے والے، صرف کسی عہدے دار کی طرف سے یا مرکز کی طرف سے اِذن ہو، ہر دم تیار رہنے والی شخصیت، غرباء کی خدمت مخفی طور پر کرنے والے، مرکزی نمائندوں اور عہدے داروں کا ادب احترام کرنے اور جماعت کے قواعد کی ہمیشہ پاسداری کرنے والے تھے۔ والدین اور عزیز و اقرباء کی بہت خدمت کرنے والے اور وقت پر ہر کام کو کرنے کی اعلیٰ ترین صلاحیت تھی۔ بہترین منتظم تھے۔ چھوٹے بڑے کو ادب و احترام کے ساتھ ملتے۔ ہر وقت جماعت کو مقدم رکھتے۔ کوشش کر کے بیت الذکر میں ادائیگی نماز کے لئے آتے۔ اک تیز رفتاری سے ہر کام کیا کہ جیسے منزل مقصود تک جلد پہنچنا ہو۔ ہر بات کو وقار سے سنتے اور اپنے جذبات پر پورا کنٹرول رکھتے۔ فن خطابت کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ ہر موضوع کو باحسن بیان کرنے پر قدرت رکھتے تھے۔ عہدیداران سے بہت محبت کرتے اور ان کی خدمت کر کے فرحت محسوس کرتے۔ بہترین داعی الی اللہ، نڈر بے خوف انسان تھے۔ شب بیداری کرنے والے اور خدا کی عبادت کرنے میں سکون اور راحت محسوس کرنے والے انسان تھے۔

مکرم سمیع اللہ صاحب

ان کی طبیعت میں حلیمی اور انکساری نمایاں تھی۔ جماعتی کام اور خدمت میں ہمیشہ اپنے آپ کو پیش پیش رکھتے، اپنے دوستوں اور ماتحتوں کا بہت خیال رکھتے۔ جماعتی پروگرام کے لئے اپنے گھر اور تمام خرچ کی قربانی کرتے۔ دعوت الی اللہ کا خاص جوش و جذبہ تھا۔ نڈر، بے خوف اور بہادر انسان تھے۔ تمام عہدیداروں کی عزت و احترام کو ملحوظ رکھتے۔ گفتگو دھیمے انداز اور سلیقے سے کرتے، حوصلہ اور صبر نمایاں تھا۔

سانگھڑ ضلع کے حالات 1984ء سے مخدوش ہیں خوف اور دھمکیوں سے افراد جماعت کو ڈرانے کی کوششیں کیں۔ ان سب حالات کے باوجود خدا کے فضل سے یہ ضلع جماعتی کاموں میں سرگرم رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو حاسدوں کے شر سے بچائے اور ترقیات عطا کرے اور بچھڑنے والوں کو جنت الفردوس عطا کرے اور لواحقین کو صبر و حوصلہ عطا کرے اور ہم سب کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے"۔ (حقیقۃ الوحی)

(ابوشیراز)

علم النحو والصرف اور 5 مکاتب فکر

قسط دوم آخر

بعض علماء کوفہ

أبو جعفر محمد بن أبي سارة الرؤاسی (المتوفی 175 ہجری)

أبو مسلم معاذ الهراء (المتوفی 187 ہجری) أبو الحسن علی بن حمزة الکسائی (المتوفی 189 ہجری) أبو زکریا یحیٰی بن زیاد الفراء (المتوفی 207 ہجری) أبو جعفر بن سعدان الضریر (المتوفی 231 ہجری) أبو یوسف یعقوب بن اسحاق السکیت (المتوفی 244 ہجری) محمد بن أحمد بن عبداللّٰہ الطّوال (المتوفی 243 ہجری) أبو العباس ثعلب أحمد بن یحیٰی الشیبانی المعروف بثعلب (المتوفی 291 ہجری) أبو موسیٰ سلیمان بن محمد الحامض (المتوفی 305 ہجری) ابو بکر محمد بن القاسم الأنباری (المتوفی 328 ہجری)

ان مکاتب فکر کی امتیازی باتیں

اگرچہ ہر دو مکاتب فکر الگ الگ رائے رکھتے ہیں مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر دو فریق اپنے حق میں ایسے دلائل رکھتے ہیں کہ جن سے کسی ایک کو غلط قرار دینا آسان نہیں ہے۔ ان دونوں مدارس کی اپنی خصوصیات ہیں جس کو اس مثال سے سمجھا جاسکتا ہے کہ

اہل بصرہ نے دیکھا کہ اہل عرب نے ایک بات کو 100 دفعہ استعمال کیا ہے اور اس میں سے 98 دفعہ ایک طریق سے استعمال کیا ہے جبکہ 2 دفعہ ان 98 دفعہ سے ہٹ کر استعمال ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جب ہم کوئی Grammer کا قاعدہ بنائیں گے تو 98 دفعہ والے پر بنائیں گے اور باقی 2 کو قواعد سے باہر (استثناء میں داخل) سمجھیں گے۔ اس کی مثال یوں سمجھی جاسکتی ہے کہ ہر انسان کے ہاتھ میں چار انگلیاں اور ایک انگوٹھا ہوتا ہے لیکن بعض انسانوں کے ہاتھوں میں چار کی بجائے پانچ انگلیاں اور ایک انگوٹھا یا تین انگلیاں اور ایک انگوٹھا اور کبھی انگوٹھا ہی نہیں ہوتا۔ لیکن جب کسی سے پوچھا جائے کہ انسان کے ایک ہاتھ میں کتنی انگلیاں اور انگوٹھا ہوتا ہے تو جواب یہی ہوگا کہ چار انگلیاں اور ایک انگوٹھا۔ اور یہ ایک جانی مانی بات ہے اسی طرح اہل بصرہ نے کہا کہ ہم بھی چار انگلیوں اور ایک انگوٹھے کی مثال کی طرح قواعد بنائیں گے اور اس میں جو استثناء ہیں ان کو قواعد سے باہر سمجھیں گے۔

اہل کوفہ نے اس سے اختلاف کیا کیونکہ جس طرح خدا نے چار انگلیوں اور ایک انگوٹھے والے انسان پیدا کئے اسی خدا نے کم اور زیادہ انگلیاں بھی بعض انسانوں کی پیدا کیں اس لئے ہوئے تو خدا کی ہی مخلوق تو پھر ان کو انسان کی تعریف سے کیوں باہر رکھا جائے۔ چنانچہ اہل کوفہ نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ اہل عرب نے ایک بات کو 98 دفعہ ایک طریق پر بیان کیا ہے لیکن یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ 2 دفعہ مختلف انداز میں بھی عربوں نے ہی استعمال کیا ہے۔ اس لئے اس کو عربوں کی زبان اور ان کے قواعد سے باہر کر دینا کون سی دانشمندی ہے۔ اسی لئے اہل کوفہ نے جب قواعد مرتب کئے تو ان 2 کو بھی اصل قاعدہ میں رکھا۔

اہل بصرہ شدت پسندی کی طرف مائل تھے انہوں نے قواعد اخذ کرنے کے سخت معیار رکھے اور کثرت پر قواعد بنائے۔ جبکہ اہل کوفہ نے قواعد بناتے وقت عربوں کے ہر قول کو اپنے مدنظر رکھا اور نرمی اختیار کی۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علماء کوفہ اور بصرہ سوائے ایک اصل کے باقی تمام بنیادی قواعد پر متفق ہیں اور وہ اصل ہے کہ کوفیوں کے نزدیک تمام اشتقاقات کی جڑھ فعل ہے جبکہ بصریوں کے نزدیک تمام اشتقاقات مصدر سے پھوٹتے ہیں نہ کہ فعل سے۔ اس اصل کے سوا جس قدر بھی اختلافات ان میں پائے جاتے ہیں وہ فروعی قسم کے ہیں مثلاً:

اہل بصرہ اور کوفہ کے اختلافات کی چند مثالیں

نمبر شمار	بصری	کوفی
1	مبتدأ کو رفع دینے والا عامل الابتداء ہے	خبر مبتدأ کو رفع دیتی ہے جیسا کہ مبتدأ رفع کو خبر دیتی ہے (یعنی مبتدأ اور خبر مل کر ایک دوسرے کو رفع دیتے ہیں)
2	حروف مشبہ بالفعل اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔	حروف مشبہ بالفعل صرف اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر پر عمل نہیں کرتے اور خبر پہلے جس طرح مرفوع تھی اسی طرح مرفوع رہتی ہے۔
3	مفعول بہ، لہ، فیہ، مطلق اور معہ کو مفاعیل خمسہ کہتے ہیں اور ان میں ہر ایک کو مفعول گردانتے ہیں	صرف مفعول بہ کو مفعول کہتے ہیں اور باقی مفاعیل کو أشباہ مفاعیل کہتے ہیں
4	بدل بصری اصطلاح ہے	کوفی اس کو الترجمہ کہتے ہیں
5	لا النافیہ اللجنس بصری اصطلاح ہے	کوفی اس کو لا التبرئہ کہتے ہیں
6	ما النافیة کی خبر کا معمول ما النافیة سے پہلے نہیں آسکتا۔ طعامَك ما زیدٌ آکلاً (غلط ہے)۔ (طعامَك آکلاً کا معمول ہے)	ما النافیة کی خبر کا معمول ما النافیة سے پہلے آنا جائز ہے کیونکہ یہاں ما النافیة، لم، لن اور لا کی طرح نفی کے معنی دے رہا ہے۔ طعامَك ما زیدٌ آکلاً (درست ہے)

(3) بغدادی مکتبہ فکر

علماء بصرہ اور کوفہ کی آپس میں شدید علمی بحث وتکرار ہوا کرتی تھی۔ ہوا یوں کہ علماء کوفہ کے معروف سرکردہ احمد بن یحیٰ کوفہ سے اور علماء بصرہ کے معروف سرکردہ عالم النحو محمد بن یزید المبرد بصرہ سے تحصیل علم کی خاطر بغداد منتقل ہوگئے تو ان کے درمیان علمی مخاصمت بڑھ گئی اور کثرت سے مناظرات ہونے لگے جن کو سننے کے لئے لوگوں کے جھنڈ کے جھنڈ آنے لگے اور ان دونوں کی آراء میں سے جو اہل بغداد کو لبھاتی اور قرین قیاس لگتی اس کو اختیار کر لیتے اس طرح سے المدرسة البغدادیة وجود میں آیا۔

چوتھی صدی ہجری میں المدرسة البغدادیة دوسرے مدارس کوفہ و بصرہ سے ممتاز ہو کر سامنے آگیا اس مدرسہ نے بنیادی طور پر کوئی نئی چیز پیش نہیں کی بلکہ اس کی بنیاد کوفی اور بصری آراء میں سے بہترین کا انتخاب تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے دونوں مدارس کی آراء کو سن کر اور سمجھ کر نئی نحوی آراء بھی قائم کیں۔

اس مدرسہ پر دو دور گزرے ہیں ایک وہ دور جب اس مدرسہ پر کوفی علم النحو غالب اثر رکھتا تھا اور اس دور کے علماء میں ابن جنی اور ابن کیسان شامل ہیں جبکہ دوسرے دور میں بصری علم النحو نے مدرسہ بغدادیہ پر غالب اثر قائم کرلیا اس دور کے علماء میں الزجاجی اور ابی اعلی الفارسی ہیں۔

علماء بغداد نے کسی بھی مسئلہ کو بیان کرتے وقت اس کے اسباب ڈھونڈنے اور بیان کرنے پر کافی توجہ مرکوز کی مثلاً ابن جنی اور ابن کیسان نے اسباب اور علل پر کافی زور دیا یہاں تک کہ ابن کیسان نے اس بارہ میں ایک کتاب بھی تصنیف کی جس کا نام ہے ”المختار فی علل النحو“۔

ڈاکٹر شوقی ضیف لکھتے ہیں کہ: بغدادی علم النحو پر کوفی علم النحو کا اثر اس قدر تھا کہ ابن جنی اکثر اوقات دونوں مدارس کو ایک ہی گردانتا تھا۔

پھر ایک وقت ایسا آیا کہ علماء بغداد نے کوفی علم النحو سیکھنے کے بعد بصری علم النحو کی طرف توجہ کی اور پھر ان دونوں کے حسین امتزاج سے بغدادی علم النحو ایجاد کیا ان علماء میں ابوالحسن بن کیسان، ابوبکر بن شقیر اور ابوبکر بن الخیاط شامل ہیں۔

بغدادی مکتبۂ فکر نے قواعد اخذ کرنے کے طریقۂ کار میں کافی نرمی اختیار کی یہاں تک کہ اہل بغداد نے معروف شاعر ابو تمام (متوفی 231ھ) کے اشعار کو بھی حجت تسلیم کیا ہے جبکہ کوفی اور بصری اس طریق کے خلاف تھے کیونکہ وہ الطبقہ الرابعہ کے شعراء میں سے تھا اور اس کی یہ توجیہ پیش کی کہ اگرچہ ابو تمام جدید زمانے کے شعراء میں سے ہے لیکن وہ عربی زبان کے علماء میں سے ہے اس لئے اس کا کلام اس کی روایت کے برابر ہے۔ اسی طرح الرضی الاسترآبادی نے اپنی کتاب ”شرح ابن الحاجب“ میں بھی ابو تمام کے اشعار سے حجت قائم کرکے کافیہ ابن الحاجب کی تشریح کی ہے۔ جبکہ اس طریق سے مدرسہ بصریہ اور کوفیہ نے اتفاق نہیں کیا۔

بعض علماء بغداد

ابن قتیبہ الدینوری، ابوبکر الصولی، ابن البھلول، الزمخشری، ابواسحاق الموصلی، أبو هفان، النحاس، ابوسعید السیرافی، ابوالقاسم الزجاجی، ابو الحسن الرازی، الرمانی علی بن عیسیٰ الربعی، الخطیب التبریزی، ابن فارس، ابن جنی۔

(4) اندلسی مکتبۂ فکر

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب اموی خلافت ختم ہوئی تو عبدالرحمٰن بن معاویہ (الداخل) نے بھاگ کر سپین میں پناہ لی جسے عربی میں اندلس کہتے ہیں اور اندلس میں جزیرہ عربیہ سے جدا ایک الگ تمدن وجود میں آیا اور چونکہ یہ یورپ سے قریب تھا اس لئے جو علوم یہاں پروان چڑھے وہ یورپ تک بہ آسانی پہنچے۔ بہر حال یہاں دوسرے علوم کے ساتھ علم النحو نے بھی ترقی کی اور یہاں علم النحو کا بھی ایک مکتبہ فکر پیدا ہوا۔

جب اسلامی سلطنت جزیرہ نما عرب سے نکل کر پھیلی تو عرب لوگوں نے کثرت سے غیر عرب قوموں میں شادیاں کیں اس کے علاوہ دربار میں بھی غیر عرب عناصر کا عمل دخل بڑھا جس سے عربی زبان کا متاثر ہونا ایک فطری عمل تھا اس پر اس وقت کے بادشاہوں اور امراء نے اپنی اولادوں کی

دینی اور دنیاوی تربیت کے لئے اس زمانے کے مشہور علماء وفضلاء کی خدمات حاصل کیں اور رفتہ رفتہ یہ کام ایک پیشہ میں بدل گیا اور اس کام کے لئے لوگ باقاعدہ ٹریننگ لینے لگے کہ امراء اور بادشاہوں کی اولادوں کو کس طرح اور کیا کیا علم پڑھانے چاہیں۔ ان اساتذہ پر مؤدب کا لفظ اطلاق پانے لگا اور یہ باقاعدہ ایک پیشہ بن گیا اس کام کے لئے ان مؤدبین نے قرآن کریم کی زبان پر عبور حاصل کیا اور اس سے منسلک علوم کی تحصیل کے لئے مشرقی اسلامی صوبوں کی طرف سفر اختیار کئے اور واپس آکر ان علوم کو اندلس میں فروغ دیا۔ علماء اندلس کا رخ تحصیل علم کے لئے زیادہ تر کوفہ کی طرف رہا۔ چنانچہ جودی بن عثمان نے الکسائی اور الفراء کی شاگردی اختیار کی اور وہی کوفی کتب نحویہ کو اندلس میں متعارف کروانے والا پہلا شخص سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت تک مشرقی اسلامی ممالک بصرہ کوفہ اور بغداد میں علم النحو اپنی شاخوں پر مضبوطی سے قائم ہو چکا تھا۔

کوفی علم النحو سیکھنے کے بعد علماء اندلس تیسری صدی ہجری کے آخر میں بصری علم النحو کی طرف متوجہ ہوئے اور سیبویہ کی کتاب ''الکتاب'' اور بصری علم النحو سے متعارف ہوئے۔ علماء اندلس بھی علماء بغداد کے طریق پر چلے اور انہوں نے علماء کوفہ اور بصرہ کی بہترین چیزوں کو اختیار کیا علم۔ لیکن اس کے ساتھ ہی علماء بغداد کی آراء کو بھی اختیار کیا۔ اپنی آراء کے اضافے کے ساتھ ساتھ انہوں نے خاص طور پر ابوعلی الفارسی (بغدادی) اور ابن جنی (بغدادی) کی آراء کو اختیار کیا لیکن فلسفہ، منطق اور علم الکلام کی طرف اہل اندلس کی توجہ زیادہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے علم النحو کے علل واسباب پر کم توجہ کی اور دوسرے مدارس کی طرح عربی زبان کی باریکیوں میں نہ گئے۔

بعض علماء اندلس

ابوعلی القالی (مصنف ''النوادر'' ''الامالی'') الاعلم الشنتمری، ابن عصفور، الشلوبین، محمد بن یحییٰ الرباحی، ابوبکر محمد الزبیدی (مصنف کتاب ''طبقات السید البطلیوسی'')، ابن الطراوہ، ابن مضاء القرطبی، ابن خروف، ابن ہشام الخضراوی، ابن مالک (مصنف کتاب ''الألفیۃ'')

(5) مصری مکتبۂ فکر

مصری علماء بھی اندلسی علماء سے چنداں مختلف نہ تھے یعنی وہ بھی مشرقی اسلامی ممالک کی طرف گئے اور وہاں سے علوم قرآن کریم سیکھے اور فسطاط اور اسکندریہ میں ایسے مدرسے قائم کئے جن میں نوجوانوں کو عربی زبان اور قرآن کریم کی تلاوت میں مہارت سکھائی جاتی تھی اور اس طرح مصر میں بھی مؤدبین کا ایک طبقہ اندلس کی طرح پیدا ہوا اور اس کام میں کئی نامور علماء نے اپنا حصہ ڈالا جیسا کہ عبدالرحمٰن بن ہرمز جو کہ ابوالاسود الدؤلی کا نامور شاگرد تھا۔

اس مدرسہ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس مدرسہ کے علماء نے شروع زمانہ میں ہی علماء کوفہ اور بصرہ سے علم النحو سیکھنا شروع کیا۔ چنانچہ ولاد بن محمد التمیمی نے الخلیل بن احمد الفراہیدی (بصری) سے اور ابوالحسن نے الکسائی (کوفی) سے اکتساب علم کیا۔ دوسری خصوصیت یہ کہ مصری مدرسہ اوائل زمانہ سے عروج تک بغدادی مدرسہ سے متاثر رہا۔ تیسری خصوصیت یہ تھی کہ مصری علماء نے مختلف نحوی آراء میں سے ان کا انتخاب کیا جو کہ سب سے زیادہ ان کو موزوں معلوم ہوئیں اور اگر کسی مسئلہ میں کوئی بھی رائے ان کو مناسب معلوم نہ ہوئی تو اپنی رائے پیش کردی۔

بعض علماء مصر

ورش المقری (کنیت ابی سعید)، الدینوری، زین الدین المغربی، ابن الرماح، ابن عقیل الشافعی، ابن مالک، ابن الدمامینی، الکافیجی، ابن النقاس، ابوسہل الہروی اللغوی، التنوخی، الجعفر، المہلّبی۔

علم النحو کے ارتقاء سے متعلق بعض اہم کتب

نشأة النحو و تاريخ أشهر النحاة مصنف: الشیخ محمد الطنطاوي

المدارس النحوية مصنفہ: ڈاکٹر شوقی ضیف

المدارس النحوية مصنفہ: ڈاکٹر خدیجہ الحدیثی

مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب

سید لال شاہ صاحب اور منشی محمد الدین صاحب آف چوڑا سگھر

سید لال شاہ صاحب گجرات کے رہنے والے تھے۔ سادات خاندان کی ظاہری خوبصورتی سے متصف اور جوانی میں ہی صاحب کشف ورویا تھے۔

میراں پور تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کے پرائمری سکول میں ان کی تقرری ہوئی۔ یہ علاقہ نہایت پسماندہ علاقہ تصور ہوتا تھا۔ لیکن یہ لوگ سادات کی بہت عزت واحترام کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ شاہ صاحب کی کسی نے مخالفت نہ کی گو وہ احمدی تھے۔ بلکہ ان کے کہنے پر چند معزز گھرانوں نے اپنی بچیوں کو سکول میں پڑھانے کے لئے سکول بھیجنا شروع کردیا۔ شاہ صاحب کی دعوت الی اللہ سے ایک مسجد کا امام گھرانہ بھی احمدی ہوا اور چند معزز زمیندار گھرانوں کے نوجوان بھی احمدی ہوئے۔ مگر شاہ صاحب کی مخالفت کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اتفاق سے منشی محمد الدین صاحب چندر کے راجپوتاں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بطور نائب مدرس اسی سکول میں تعینات ہوگئے۔

وہ غیر احمدی تھے لیکن جلد ہی ان کی دعوت الی اللہ اور حسن سلوک سے وہ بھی احمدی ہوگئے۔ میراں پور کے قریب ہی ایک گاؤں چوڑا سگھر تھا وہاں کے نمبردار بیگ صاحب نے کوشش کر کے اپنے گاؤں میں پرائمری سکول منظور کروالیا۔ اس سکول میں میراں پور سے ان کا تبادلہ بطور اول مدرس چوڑا سگھر میں ہوگیا۔ ان کے نائب مدرس ہمارے بھائی صاحب منشی محمد نذیر تعینات ہوئے۔ دو چار سال بعد بھائی صاحب بھی احمدی ہوگئے۔

اسی تحصیل ننکانہ صاحب میں جو میراں پور سے چھ سات میل کے فاصلہ پر ہے ایک گاؤں آنبہ کالیہ نام کا تھا وہاں پر کافی گھر احمدیوں کے تھے۔ بیت الذکر بھی احمدیوں کی تھی۔

شاہ صاحب نے آنبہ کالیہ تبادلہ کروالیا۔ یہاں آنے پر ان کی شادی قادیان کے سید خاندان میں ہوگئی۔ ان کی اہلیہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے میٹرک کر کے جے۔وی کی سند یافتہ تھیں۔ شاہ صاحب اور گاؤں کے معززین نے کوشش کر کے لڑکیوں کا سکول منظور کروالیا۔ محترمہ اس سکول میں بطور مدرس مقرر ہوگئیں۔ جماعت آنبہ کالیہ آٹھ دس میل لمبائی چوڑائی کے ایریا میں چھ سات گاؤں میں ایک ایک دو دو گھروں میں پھیلی ہوئی تھی۔ امیر جماعت خود شاہ صاحب تھے اور سیکرٹری مال منشی محمد الدین صاحب، جن کا گاؤں آنبہ کالیہ سے تین چار میل دور تھا۔

ہر جمعہ منشی صاحب اور دیگر احباب جمعہ پڑھنے جماعت کے ہیڈ کوارٹر یعنی آنبہ کالیہ جاتے۔ وہیں پر منشی صاحب چندہ وغیرہ وصول کرتے۔ اب مکرم شاہ صاحب نے جلسہ سالانہ آنبہ کی بنیاد رکھی۔ ہر سال جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوتا۔ مرکز سے مشہور علماء منگوائے جاتے۔ ساتھ ہی غیر احمدیوں نے بغرض مناظرہ، اپنے مولویوں کو منگوانا شروع کردیا۔ ہر سال مناظرے ہوتے مگر ان مناظروں کا اختتام حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کے ایک خط بنام مناظر صاحب غیر از جماعت کے نام عربی خط پر ہوا۔ اس سال مناظرہ آنبہ کی بجائے کالیہ میں ہوا۔

شاہ صاحب نے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کو اس جلسہ اور مناظرہ کے لئے، حضور خلیفۃ المسیح الثانی سے درخواست کی۔ چنانچہ موصوف آنبہ کالیہ پہنچ گئے۔ اگلے روز مناظرہ تھا مولانا صاحب نے مخالف مولوی صاحب کو ایک خط عربی میں لکھا اس پر زیر، زبر اور نقطے نہ ڈالے۔ یہ خط ان کے ایک سرکردہ آدمی کے ذریعہ شام کو ہی بھجوادیا کہ اس خط پر زیر، زبر اور نقطے ڈال کر مجھے بھجوادو۔ جب یہ خط مناظر مولوی صاحب کو ملا تو اگلے دن صبح صبح باہڑیانوالہ ریلوے سٹیشن پر صبح ساڑھے چھ بجے گاڑی پر بیٹھا اور رفو چکر ہوگیا۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے مناظروں کا سلسلہ بند ہوگیا۔

منشی محمد الدین صاحب کی قربانی دیکھئے، ہر عید کی نماز پڑھنے کے بعد چندہ کی وصولی کے لئے گھر سے نکل پڑتے۔ ان کی اہلیہ کہتیں عید کا دن تو گھر پر گزار لیا کریں مگر وہ کہتے کہ فلاں فلاں آدمی عید پر ہی گھر مل سکتا ہے ورنہ اگلی عید پر ملیں گے۔

مکرم شاہ صاحب اور منشی محمد الدین صاحب گرمیوں میں 2 ماہ کی چھٹیوں میں مکیریاں ضلع ہوشیار پور وقف عارضی پر جایا کرتے۔ قیام ایک احمدی کے گھر ہوتا۔ ایک سال گندم کی کٹائی پر گاؤں والوں نے گندم کی کٹائی کا بائیکاٹ کردیا۔ گندم گرنے کو تھی یہ دونوں صاحبان اور کچھ مزید احمدی احباب جو اچھے پڑھے لکھے اسی طرح وقف عارضی پر تھے وہ بھی آگئے۔ سب نے مل کر اپنے احمدی بھائی کی فصل کاٹ دی اور گہائی وغیرہ کر کے اپنے احمدی بھائی کے گھر پہنچا دی۔ یہ دیکھ کر گاؤں والے سخت شرمندہ ہوئے اور آئندہ مخالفت سے باز آگئے۔ احمدیوں کا یہ حسن سلوک دیکھ کر چند نوجوانوں نے بیعت بھی کرلی۔ ان دونوں بزرگوں نے بڑی باعزت اور فعال زندگی گزاری۔

60 سال بعد ملازمت سے ریٹائر ہو کر مکرم قبلہ شاہ صاحب نے واربرٹن ضلع شیخوپورہ میں آڑھت کا کاروبار شروع کردیا اور منشی محمد الدین صاحب نے حکمت اور اجناس کی خرید وفروخت کا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا آغاز کیا تو ہمارے تینوں بزرگ تحریک جدید کا چندہ ادا کر کے پانچ ہزار مجاہدین میں شامل ہوگئے۔ جماعت احمدیہ آنبہ کالیہ نے تین لڑکے قادیان میں پڑھنے کے لئے بھیجے۔

اب شاہ صاحب کے دونوں بیٹے تو فوت ہو چکے ہیں ان کا ایک پوتا ڈاکٹر ہے اور اپنے والد صاحب کا نام تحریک جدید میں زندہ کئے ہوئے ہیں۔ منشی محمد الدین صاحب کا ایک پوتا مربی سلسلہ ہے۔

منشی محمد الدین صاحب کا ایک بیٹا زندہ ہے وہ بفضلِ خدا جماعت کے ہر کام میں پیش پیش ہے۔

دعا ہے مولا کریم ان بزرگوں نے جو عمر بھر خدمت دین میں مصروف رہے جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے نیز ان کی اولاد کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

فہرست نماز جنازہ غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23۔اپریل 2013ء کو بیت الفضل لندن بوقت 12 بجے دوپہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ صبیحہ منان صاحبہ

مکرمہ صبیحہ منان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن قریشی صاحب نیروبی حال یو کے مورخہ 21۔اپریل 2013ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد 73 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ آپ بیماری کی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ سے شدید تکلیف میں تھیں لیکن یہ تمام عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ آپ کا تعلق نیروبی کی بہت پرانی اور مخلص فیملی سے تھا۔ آپ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب آف حیدر آباد دکن کی بیٹی اور حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحب (موجد مفرح عنبری) رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ آپ نے نیروبی میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے ایک والہانہ محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ آپ بہت نیک، ہمدرد، مخلص، باوفا اور خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم عبدالعزیز صاحب

مکرم عبدالعزیز صاحب ابن مکرم منشی فضل دین صاحب مرحوم آف پھیرو چچی کنری مورخہ 3۔اپریل 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، ملنسار، چندوں میں باقاعدہ اور مرکزی نمائندگان کا خیال رکھنے والے، بہت مہمان نواز، غریب پرور اور بے ضرر انسان تھے۔ آپ کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ میں بطور نائب وکیل المال اول خدمت بجا لا رہے ہیں۔

محترم شیخ محمد اسلم صاحب قصور

مکرم شیخ محمد اسلم صاحب قصور مورخہ 12 دسمبر 2012ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے تھے۔ انتہائی نیک، متقی، پرہیزگار، نمازوں کے پابند اور دعا گو انسان تھے۔ کتب حضرت مسیح موعود کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ خلافت کے ساتھ بے انتہا عشق تھا۔ تربیت اولاد کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔ آپ نے قصور میں لمبا عرصہ صدر جماعت کے طور پر اور 15 سال بحیثیت نائب امیر ضلع خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو دو مرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالحمید انصاری صاحب حیدر آباد دکن انڈیا مورخہ 27 فروری 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب (چنتہ کنٹہ) کی بیٹی تھیں جو چنتہ کنٹہ جماعت کے سب سے پہلے امیر تھے۔ مرحومہ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ لمبا عرصہ اپنے حلقہ کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور، صابر وشاکر، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی قانع اور ہمدرد خاتون تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ اور خلافت سے بہت اخلاص و وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 6 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم واصف احمد انصاری صاحب (سابق مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ یو کے) کی والدہ تھیں۔

مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ

مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نیو مسلم ٹاؤن لاہور مورخہ یکم فروری 2013ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ جماعتی عہدیداران کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔ احمدی اور غیر احمدی مستحقین کی ہر ممکن مدد کیا کرتی تھیں۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی زبردستی دعوت الی اللہ کے لئے بھجواتیں تا کہ ان کا جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تعلق قائم رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود ضلع بدین

مکرم معراج احمد بڑو صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ضلع بدین کو جلسہ ہائے یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

☆ مورخہ 22 مارچ 2013ء کو بدین شہر میں مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مربی صاحب ضلع نے تقریر کی اور دعا کروائی کل حاضری 48 رہی۔

☆ مورخہ 22 مارچ 2013ء کو گولارچی میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار مربی سلسلہ گولارچی نے تقریر کی۔ اور دعا کروائی کل حاضری 50 رہی۔

☆ مورخہ 22 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ خدا آباد ضلع بدین میں جلسہ یوم مسیح موعود کے موقع پر تلاوت و نظم کے بعد مکرم طاہر احمد ساقی صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی اور دعا کروائی کل حاضری 70 رہی۔

☆ مورخہ 24 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ گولارچی ضلع بدین میں ایک ذیلی تنظیم کا جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد 23 مارچ کے حوالہ سے 2 تقاریر ہوئیں۔ کل حاضری 50 رہی۔

☆ مورخہ 24 مارچ 2013ء کو لجنہ اماء اللہ بدین شہر کا جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد 2 تقاریر ہوئیں کل حاضری 40 رہی۔

☆ طاہر آباد ضلع بدین کا جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ 24 مارچ 2013ء کو ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم اطہر محمود صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی اور دعا کروائی کل حاضری 26 رہی۔

☆ مورخہ 24 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ طاہر آباد ضلع بدین کی ایک ذیلی تنظیم کا جلسہ منایا گیا تلاوت اور نظم کے بعد 2 تقاریر ہوئیں کل حاضری 22 رہی۔

☆ مورخہ 25 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ 5 چک احمد آباد میں جلسہ یوم مسیح موعود مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین کی زیر صدارت ہوا تلاوت اور نظم کے بعد 2 تقاریر ہوئیں اور دعا محترم مربی صاحب ضلع نے کروائی کل حاضری 14 رہی۔

مورخہ 24 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ 5 چک میں لجنہ کا جلسہ منایا گیا تلاوت اور نظم کے بعد 2 تقاریر ہوئیں۔ کل حاضری 18 رہی۔

جماعت احمدیہ صابن دستی میں مورخہ 30 مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین نے تقریر کی اور دعا کے ساتھ پروگرام ختم ہوا۔ کل حاضری 16 رہی۔

☆ مورخہ 30 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ صابن دستی میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ یوم مسیح موعود محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد 2 تقاریر ہوئیں کل حاضری 24 رہی۔

☆ مورخہ 27 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ کھوسکی ضلع بدین میں جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد ایک تقریر ہوئی کل حاضری 24 رہی۔

☆ مورخہ 29 مارچ 2013ء کو جماعت احمدیہ ٹنڈو غلام علی میں جلسہ یوم مسیح موعود محترم حکیم محمد جمیل صاحب امیر ضلع بدین کی زیر صدارت ہوا تلاوت اور نظم کے بعد تقریر ہوئی اور دعا محترم امیر صاحب ضلع نے ہی کروائی۔ کل حاضری 16 رہی۔ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد الیاس خان صاحب چیف ایگزیکٹو خان نیم پلیٹس ٹاؤن شپ لاہور لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ محترم محمد ابراہیم خان صاحب مرحوم رحمٰن پورہ لاہور یورین انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز گھٹنوں اور ٹانگ کے مسلز میں تکلیف کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری ہوتی ہے، سہارے کے ساتھ چلتی ہیں۔ آپ محترم خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی کی بہو ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور تمام پیچیدگیاں دور فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 مئی 2013ء

6:25 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 6/اپریل 2004ء
8:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس 13/اگست 1996ء
9:55 am	لقاء مع العرب۔ عرب احباب کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ نشست 23/اپریل 1996ء
11:50 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 4/اپریل 2004ء
1:25 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
9:20 pm	خطبہ جمعہ 3 مئی 2013ء

خبریں

ملک بھر میں فوج تعینات کرنے کا فیصلہ

آئندہ عام انتخابات کے لئے ملک بھر کا سیکیورٹی پلان مکمل کرلیا گیا۔ 10 مئی کو ملک بھر کے پولنگ سٹیشنز پر سیکیورٹی اہلکار تعینات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حساس ترین پولنگ سٹیشن پر 7، حساس پولنگ سٹیشن پر 5 جبکہ نارمل پولنگ سٹیشن پر 4 سیکیورٹی اہلکار تعینات کئے جائیں گے۔ فوج پولنگ سٹیشن پر تعینات کرنے کی بجائے کوئیک رسپانس فورس ہوگی۔ ہر کوئیک رسپانس فورس میں 20 سے 30 فوجی جوان ہوں گے۔ کوئیک رسپانس فورس مسلسل پولنگ سٹیشن سے رابطے میں ہوگی۔ 10 مئی کو پولنگ سٹیشنوں پر سیکیورٹی اہلکار تعینات کئے جائیں گے۔

انتخابی امیدواروں پر راکٹ اور خودکش حملے ہرنائی میں جے یو آئی کے انتخابی جلسے کی تیاریوں کے موقع پر قریبی پہاڑی سے دس راکٹ فائر کئے گئے جس کے بعد فائرنگ شروع ہوگئی۔ جس کے نتیجے میں 9۔افراد زخمی ہوگئے۔ منگورہ میں اے این پی کے امیدوار پر مسلح افراد کی فائرنگ، شکارپور میں نیشنل پیپلز پارٹی کے امیدوار پر خودکش جبکہ ڈیرہ مراد جمالی میں آزاد امیدوار اللہ ڈنہ کے قافلے پر بم حملہ کیا گیا۔

ملک بھر میں زلزلے کے جھٹکے ملک کے مختلف علاقوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ریکٹر سکیل پر زلزلے کی شدت 5.8 ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کا مرکز مشرقی کشمیر کے علاقے جموں سے 88 کلومیٹر دور 10 فٹ کی گہرائی میں تھا۔ سری نگر اور بھارت کے مختلف علاقوں میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

پنجاب میں بدترین لوڈ شیڈنگ اجتماعی مظاہرے صوبہ بھر میں یکم مئی کی چھٹی کے باوجود بجلی کی بدترین لوڈ شیڈنگ، شہری علاقوں میں 14 سے 16 جبکہ دیہاتوں میں 18 گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے خلاف شہریوں کا نگران حکومت کے خلاف شدید احتجاج اور نعرے بازی۔ بجلی کی بندش کے باعث پانی کی بھی شدید قلت، شہری بوند بوند کو ترسنے لگے۔

پاکستان رواں برس پولیو سے پاک ہو جائے گا عالمی ادارہ صحت نے کہا ہے کہ پاکستان 2013ء کے دوران پولیو سے پاک ہو جائے گا۔ ڈبلیو ایچ او کے پولیو کے خاتمے کے سربراہ ڈاکٹر ایلیس ڈری نے کہا ہے کہ پاکستان پی تھری کیٹیگری میں آ گیا ہے اور اگر پولیو کے خلاف مہم پرزور انداز میں جاری رہی تو امید ہے کہ جلد پاکستان میں پولیو ماضی کا قصہ بن جائے گا۔ ذرائع کے مطابق ملک بھر میں پولیو کیسوں کی تعداد میں 71 فیصد اور وائرس کے ماحولیات پھیلاؤ میں 70 فیصد سے زائد کمی واقع ہوئی ہے۔

مسافر طیارے کا پچھلا حصہ زیادہ محفوظ ہوتا ہے فضائی حادثات میں مسافروں کے تحفظ کے لئے چار سال قبل امریکہ میں سیکیورٹی حکام اور دستاویزی ٹیلی ویژن چینلوں کے نمائندے سر جوڑ کر بیٹھے تا کہ کوئی ایسا تجربہ کیا جا سکے جس کے ذریعے انسانی جانوں کے ضیاع کو کم سے کم کرنے میں مدد مل سکے۔ چنانچہ اس سلسلے میں تجارتی طور پر کسی مسافروں سے خالی طیارے کو فضا میں تباہ کرنے کی تجویز سامنے آئی تھی۔ اس سلسلے میں مسافر طیارے بوئنگ 727 کو فضا میں تباہ کرنے کا ایک آزمائشی تجربہ کیا گیا ہے۔ اس مسافر طیارے کو صحرائے میکسیکو میں آبادی سے دور فضا میں ایک دوسرے طیارے کی مدد سے تباہ کیا گیا۔ ہوائی جہاز میں زندہ مسافروں کی بجائے تجربے کے لئے پلاسٹک کی گڑیاں رکھی گئی تھیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس تجرباتی حادثے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ فضائی حادثے کی صورت میں طیارے کی عقبی سیٹوں پر بیٹھے لوگوں کے زندہ بچ جانے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں، درمیان والی نشستوں پر سفر کرنے والے زیادہ زخمی ہوں گے۔

وضاحت

آج مورخہ 3 مئی 2013ء کے الفضل کے صفحہ 5 پر شائع ہونے والے مضمون ''علم النحو والصرف اور 5 مکاتب فکر'' کی قسط اول شائع ہوئی ہے۔ اس مضمون کی ''قسط دوم آخر'' کے لئے مورخہ 2 مئی 2013ء کا الفضل ملاحظہ فرمائیں۔

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 3 مئی

طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:19
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:51

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر 4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

جنریٹر برائے فروخت
ایک عدد جنریٹر 50KW چالو حالت میں برائے فروخت دستیاب ہے۔
رابطہ: 0336872496

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
(Regd.)
First Flight Express
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

FR-10

محدود مدت کے لئے
سیل۔ سیل۔ سیل
Oxford, West Point, Anix , Simbo
Deuron, National, Panasonic
کے جوسر گرائینڈر، بلینڈر، چاپر، استری، سینڈوچ میکر ٹوسٹر میکر اور الیکٹرک ٹی کیٹل %100 ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے۔
فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0323-9070236

لان ہی لان
اٹھوال فیبرکس
گل احمد لان، عجوہ لان 4-3 پیس۔ فردوس لان 4-3 پیس، اتحاد کرسٹل 4-3 پیس اور توکل ڈیزائنر کی بوتیک ہی بوتیک۔ سٹالر کی زبردست ورائٹی چیلنج ریٹ کے ساتھ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ: 0333-7231544
طالب دعا: عاطف احمد

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL
MILLS CORPORATION LTD
AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali